چھوئی موئی کا پودا:　　لاج وِنتی

جس کو ہاتھ لگاؤ تو وہ بند ہو جاتا ہے

عورت کی عزت لاج وِنتی کی طرح ہوتی ہے۔ وہ اندر ہی اندر روتی ہے۔ پارٹیشن نے دو ملکوں میں رہنے والے لوگوں کے گھریلو اور ذہنی مسائل واحساسات کو کس طرح متاثر کیا ہے؟

س: راجندر سنگھ بیدی کا لکھا ہوا افسانہ "لاج ونتی" عورت کی محبت کی ترجمانی کرتا ہے۔ افسانے کے حوالے سے تبصرہ کیجئے۔

ج: کہا جاتا ہے افسانہ اُردو نثر کی سب سے مقبول ترین صنف ہے جس میں کسی شخص کی زندگی کا ایک اہم پہلو اور دلچسپ پہلو پیش کیا جاتا ہے۔ افسانہ مختصر اور مربوط شکل کا نام ہے۔ راجندر سنگھ بیدی نے زندگی کی مرحومیاں، اُتار چڑھاؤ، پنجاب کی بدحال لوگوں کی کہانیاں غیر تعلیم یافتہ لوگوں کی رسموں، اوادرایاں، پرانی دنیا کے نئے خیالات کی آمیزش، معاشرے میں رائج روایات کو بہت قریب سے دیکھا ہے۔

بیدی نے اِنسانی زندگی کی تلخیوں اور کرب کو محسوس کیا۔ اُن کے افسانوں میں متوسط (middle class) طبقے کی ہندوستانی عورت کی کردار اد مزاج کی جو تصویر کشی ملتی ہے، وہ کسی اور مصنف کے ہاں دکھائی نہیں دیتی۔ راجندر سنگھ بیدی نے زندگی کے اہم تجربات کو اپنی کہانیوں کا موضوع بنایا اور انسانی جذبات واحساسات، نفسیات کی بھرپور عکاسی کی

ہے۔ رجندر سنگھ بیدی کے بہترین افسانوی مجموعے کا نام ''اپنے دکھ مجھے دے دو'' میں شامل پہلا افسانہ ''لاج ونتی'' شاہکار افسانہ ہے۔

لاج وِنتی کا پس منظر تقسیم ہند کے بعد کے حالاے ت ہیں۔ اِس افسانے میں ہندوستان کے بٹوارے کے بعد اِنسانی زندگیوں میں آنے والے سیلاب کو قلم بند کیا ہے کہ کس طرح ملک کی تقسیم کے بعد بڑے پیانے پر ہجرت کا عمل شروع ہوا جس کی وجہ سے دونوں ممالک کو مختلف مسائل میں دوچار ہونا پڑا۔ افسانہ ''لاج وِنتی'' مغویہ عورتوں کے درد و کرب کی روداد بیان کرتا ہے۔ جو بدقسمتی سے تقسیم کے بعد اپنے شہر اور خاندان سے جدا ہو کر سرحد کے اُس پار پہنچ گئی۔ اِن مغویہ عورتوں میں سندر لال کی بیوی لاج وِنتی بھی تھی۔ جو سندر سے دور سرحد کے اُس پار چلی گئی تھی۔ سندر لال اور لاجونتی کی جدائی کے بعد سندر کو لاجو پر کیئے گئے ظلم یاد آنے لگے تھے، اور اُس کو اپنی غلطی کا احساس تھا۔ اُس کا دل لاجو کے بارے میں سوچ کر بے چین ہو جاتا تھا۔ کہ لاجونتی اُس کا ہر ستم ہنسی خوشی سہہ جاتی تھی۔ اب لاجو کہاں ہوگی، جانے کس حال میں ہوگی۔ میرے بارے میں کیا سوچتی ہوگی۔ ''وہ کبھی آئے گی بھی یا نہیں۔'' اب تو سندر لال کا لاجونتی کے واپس آنے کی اُمید ٹوٹ چکی تھی۔ اُس نے لاجونتی کے بارے میں سوچنا ہی چھوڑ دیا تھا۔ سندر لال کا غم اب دنیا کا غم بن چکا تھا۔ اِس نے اپنے دکھ سے بچنے کے لیئے خود کو لوگوں کی خدمت کے لیئے وقف کر دیا تھا۔ اغوا ہونے والی عورتوں کے بارے میں چلایا جانے والے پروگرام ''دل میں بساؤ'' کا سیکرٹری چن لیا گیا تھا۔ اِس پروگرام کے تحت پاکستان اور ہندوستان کے درمیان اغوا ہونے والی عورتوں کا تبادلہ کیا جاتا ہے۔ اجڑے ہوئے لوگوں کو پھر سے بساؤ مہم کا آغاز ہو چکا تھا۔ آخیر ایک دن سندر لال کے دوست لال چند نے بتایا کہ ''میں نے لاجو بھابھی کو دیکھا ہے''۔ یہ سن کر سندر لال کے ہاتھوں سے چلم گر گئی۔ سندر لال نے بڑی حیرانی سے پوچھا ''کہاں دیکھا ہے؟ وہ بے چین ہو گیا۔ جب اُسے پتہ چلا کہ وہ سرحد پار ہے تو وہ وہاں گیا اور اُس کو گھر واپس لے آیا۔ اب وہ لاجو کے ساتھ بہت اچھے طریقے سے پیش آتا۔ اُسے مارتا پیٹتا بھی نہیں تھا۔ لیکن لاجونتی اپنے اوپر گزری تمام باتیں اُسے سنانا چاہتی تھی۔ لیکن سندر لال کچھ سننے کو تیار نہ تھا۔ ''چھوڑ ویتی باتوں میں کیا رکھا ہے۔'' مگر لاجونتی کو اپنا پہلے والا شوہر چاہیئے تھا۔ وقت گزرتا گیا۔ سندر لال اور لاج ونتی کے

درمیان فاصلے بڑھتے گئے۔ اب وہ اپنے شوہر کے لیۓ لاجو نہیں بن سکتی۔ اغوا کے بعد واپسی پر وہ اُس کے لیۓ دیوی بن چکی تھی۔

راجندر سنگھ بیدی کے اِس افسانے میں تقسیم ہند کے بعد درپیش مسائل کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اِنسانی نفسیات پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ لاجونتی پڑھنے والے کے دل و دماغ پر بہت گہرے اثر چھوڑتی ہے۔

"وہ تمام باتیں لاجونتی کے من میں رہ گئیں۔۔۔۔۔۔ کہ بٹوارے کے بعد اب اُس کا بدن دیوی کا بدن ہو چکا تھا۔"

لاجونتی کا کردار ایک زندہ کردار ہے۔ جو انسانی زندگی کے پیچیدہ پہلوؤں کو منفرد انداز میں اُجاگر کرتی ہے۔ راجندر سنگھ بیدی نے اِس افسانے میں اشعارے و کنایئے سے کام لیا ہے۔ ایک ملک کی تقسیم سے آنے والے ہر طرح کے مسائل کو انفرادی اسلوب میں پیش کیا ہے، تو دوسری طرف ہمارے معاشرے میں عورت کے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں کا بھی پردہ چاک کیا ہے۔ افسانہ لاجونتی اِن تمام مغویہ عورتوں کے درد والم اور خلش کو قاری کے دل میں اُتار دیا گیا ہے جن کی اغواء سے واپسی کے بعد معاشرے کے لوگوں نے اُن کو اپنا تو لیا تھا لیکن وہ دوبارہ بس کر اُجڑ گئیں تھیں۔ وہ گھر تو آجاتی ہیں مگر پھر بھی مرد کے دل میں جگہ نہیں پاتیں۔ بیدی کا یہ افسانہ قاری کو یہ بتانے کی کوشش کرتا ہے کہ معاشرے کی نظر میں عورت کا وجود اتنا کمزور ہے کہ چھوئی موئی کے پودے کی طرح ہاتھ لگانے پر کملا جاتا ہے۔ اور ویسے بھی کسی دوسرے مرد کے ہاتھ لگانے کے تصور سے بھی عورت دوبارہ کبھی اپنے شوہر کی بیوی نہیں بن پاتی۔ راجندر سنگھ بیدی نے لاجونتی کے اِس کرب کو یوں بیان کیا ہے۔

سندر لال کی وہ ہی پرانی لاجونتی ہو جانا چاہتی تھی۔ جو گاجر سے لڑ پڑتی اور مولی سے مان جاتی لیکن اب لڑائی کا سوال ہی نہ تھا۔ سندر لال نے اِسے یہ محسوس کرا دیا کہ جیسے وہ لاجونتی کانچ کی کوئی چیز ہے۔ وہ چھوتے ہی ٹوٹ جائے گی۔

بالونتی بس کر اُجڑ گئی تھی۔ راجندر سنگھ بیدی ایک کامیاب افسانہ نگار ہیں۔ گو کہ یہ افسانہ تقسیم ہند کے پس منظر میں لکھا گیا ہے لیکن اِس کہانی میں اشعارہ و کنایہ کا استعمال کر کے اِس افسانہ کو زیادہ مؤثر بنا دیا ہے۔ افسانہ کی کامیابی کا

انحصار کردار اور موضوع کے انتخاب پر ہوتا ہے۔ انہوں نے افسانے کا موضوع کہانی کے عین مطابق رکھا ہے۔ لاجونتی افسانے کی ابتدا ایک پنجابی گیت سے ہوتی ہے۔

"ہتھ لائیاں کملاں نی لاجونتی دے بوٹے"

"(یعنی ہاتھ لگانے سے لاجونتی کے پودے مرجھا جاتے ہیں)"

یہ مصرعہ قاری کے تجسس کو بڑھانے کے لیے ہے۔ لاجونتی ہمارے معاشرے کا وہ کردار ہے جس کو دیکھنے سے زیادہ محسوس کرنے کی ضرورت ہے۔